مسلم حکمران کیسا ہو؟

ڈاکٹر محمد

مسلمانوں کے حکمران ۔امیر المومنین کا عقیدہ تھا کہ اگر دریا فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا پیاسا مر جائے تو قیامت کے دن مجھے اس کا جواب نہ دینا پڑ جائے ۔لیکن آج ہر طرف ظلم وستم عام ہے تباھی ہی تباہی، دہشت گردی ہی دہشت گردی ،دھماکے ہی دھماکے ،مظلوم اور بے کسوں کے خون سے بحر و بر رنگین ہوگئے ہیں۔

آج ساری دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ان کی تڑپتی ہوئی لاشوں پر اتحادی جشن فتح منا رہے ہیں اور مسلمان حکمران کبوتر کی طرح آنکھیں بند کئے دبکے پڑے ہیں۔صرف دبکے ہی ہوتے تو اور بات تھی لیکن یہ تو امریکہ کی حمائت اس کی خوشنودی اور اس کو اپنی تابعداری، فرمانبرداری کا یقین دلاتے مرتے جارہے ہیں کہ امریکہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہماری طرف رخ نہ کرے انہیں شاید یہ بات بھول گئی ہے کہ وہ مسلمان ہیں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی عزت، آبرو، جان کی حفاظت کی ذمہ داری بھی انکی ہے اور مسلمانوں کے قائد، رہبر ورہنما کا اعلان ہے کہ مسلمان ملت ایک جسم کی مانند ہے اور جب جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو اس سے سارا جسم متاثر ہوتا ہے یعنی پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے بقول مولانا حالیؒ

اخوت اس کو کہتے ہیں کہ چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جوان بے تاب ہو جائے

وہ بھی ایک مسلمان حکمران ہی تھا۔''یوسف بن تاشفینؒ ''جو مظلوم مسلمانوں کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے افریقہ کے جنگلوں سے چلا اور یورپ کے ایوانوں میں زلزلہ بر پا کر دیا وہ بھی تو ایک مسلمان حکمران تھا چاہے دنیا کے نزدیک کچھ ہی تھا۔'' حجاج بن یوسف'' لیکن برصغیر سے صرف ایک مظلوم لڑکی کا خط ملا اور پھر بوڑھے آسمان کی نگاہوں نے وہ منظر بھی دیکھا کہ صرف اٹھارہ انیس سال کا ایک نوجوان ''محمد بن قاسمؒ ''جس نے راجہ داہر کی سلطنت کو تہس نہس کر دیا۔وہ بھی تو ایک مسلمان سپہ سالار تھا۔'' صلاح الدین ایوبیؒ ''جس نے بیت المقدس کی آزادی کیلئے صلیبیوں کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔وہ بھی تو ایک مسلمان سپہ سالار تھا۔''محمود غزنوی''جس نے مظلوموں کی مدد کیلئے ظالموں کو تہہ تیغ کر دیا۔

لیکن آج کے بزدل مسلمان حکمران ۔جن کی نظروں کے سامنے فلسطین کے لاکھوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا لیکن ان کی غیرت نہ جاگی۔جن کی نظروں کے سامنے کشمیر کے مسلمانوں کی عزتیں برباد ہوئیں ۔مگر ان کو حیا نہ آیا۔جن کی نظروں کے سامنے بلکہ ان ہی کے تعاون سے افغانستان کو موہنجوڈرو کی مثال بنا دیا۔عراق کے ہنستے بستے گھروں کو آگ وخون سے نہلا دیا۔لیکن یہ خواب خرگوش کے مزے سے بیدار نہ ہوئے۔

فرات و دجلہ لہو کے اشکوں سے بھر گئے ہیں وہ
جن کے سینوں میں
الف لیلیٰ کی سحر انگیز داستانیں دھڑک رہی تھیں
ان ہی کی روحوں میں خوف کے صد ہزار جنگل اتر گئے ہیں۔

آخر کب تک؟ آخر کب مسلمان حکمرانوں کو ہوش آئے گا۔کیا انہوں نے خاندان برامکہ کے زوال سے کوئی سبق نہیں لیا؟

سقوط غرناطہ، سقوط ڈھاکہ، سقوط کابل اور اب سقوط بغداد سے ان کی غیرت کیوں نہیں جاگتی؟

کیا دنیا کے مسلمان متحد نہیں ہو سکتے ؟جب مسلمان صرف **313** تھے تو دنیا پر غالب تھے اور آج جبکہ مسلمانوں کی آبادی دوسرے تمام مذاہب سے زیادہ ہے اور دنیا کے ٹاپ ٹین امیر ترین لوگوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے تو پھر کیا بات ہے کہ ہم ہی ہر طرف سے مار کھا رہے ہیں۔

بجلی گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر
اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان نہیں رہے۔ہم میں انداز مسلمانی ختم ہوگئی ۔ہم لکڑہارے کی لکڑیوں کی گھٹڑی کی بجائے اکیلی اکیلی لکڑی ہوگئے۔ہم ایک جان دو قالب بیلوں کی بجائے فخر وتکبر میں الگ الگ ہو گئے۔ہر ایک نے اپنی ڈیڑھ انچ کی مسیت علیحدہ بنالی۔ہم سب بے حس ہو چکے ہیں مسلمان ممالک ایک ہوتے۔متحد ہوتے تو پھر مسلمانوں پر اتنی تباہی کیوں نازل ہوتی۔لیکن افسوس صد افسوس ہم نے اپنے اڈے امریکیوں کو دیئے تاکہ وہ یہاں سے ستاون ہزار آٹھ سو حملے افغانستان پر کرلے ہم نے چھ سو سے زیادہ افراد کو کیوبا بھجوا دیا۔محض اس شبے میں کہ ان کا تعلق القاعدہ سے ہے۔ہم اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے سروں سے چادریں کھینچ کر سمجھتے ہیں کہ ہم محفوظ ہیں۔

درندگی اس مقام پر ہے کہ بابل ونینوا کی تہذیب رو رہی ہے۔

کیا ہمارے پاس اسکا ثبوت ہے کہ ان کا تعلق واقعی القاعدہ سے ہے؟اگر ثبوت تھا تو کیا ہماری عدالتیں

اتنی نااہل ہیں کہ ہمارے اپنوں کا فیصلہ غیر کریں؟ لوگ تو اپنے مجرموں کو بھی دوسرے ملکوں کے حوالے نہیں کرتے۔ اور ہم نے اپنوں کو، ان مسلمانوں کو، ان ایک کتاب، ایک رسول اور ایک خدا کے ماننے والوں کو ان مجاہدوں کو، بطور قربانی امریکہ کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا جن کا جرم ابھی ثابت بھی نہیں ہوا تھا۔

صرف اسلئے کہ ہم روشن خیال ہیں ہم اعتدال پسند ہیں اور یہ امریکہ کے نزدیک دہشت گرد ہیں۔ اگر مظلوم کی مدد کرنا دہشت گردی ہے تو محمود غزنویؒ کے بارے کیا خیال ہے؟ اگر غیروں سے اپنی آبرو، عزت کی حفاظت دہشت گردی ہے تو سب سے بڑا دہشت گرد محمد بن قاسمؒ تھا۔ اگر اپنی غصب شدہ املاک غیروں کے قبضہ سے چھڑانا دہشت گردی ہے تو پھر صلاح الدین ایوبیؒ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر اپنے حقوق کی جدوجہد دہشت گردی ہے تو محمد علی جناحؒ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ قیام پاکستان کے وقت لاکھوں شہادتوں کو کیا کہیں گے؟

میں فلسطین کے لاکھوں شہیدوں کی بات نہیں کرتا۔ بوسنیا، چیچنیا، افغانستان، کشمیر، عراق، یوگوسلاویہ کے شہداء کو چند لمحوں کیلئے بھول جاتا ہوں۔ آج ہمارے آزاد ملک کے اندر وانا میں کیا ہو رہا ہے۔ امریکی خوشنودی کیلئے انکل سام کو خوش کرنے کیلئے کل کے مجاہدوں کو آج دہشت گرد کا خطاب دے دیا۔ جنہوں نے افغانستان سے روس کو مار مار کر بھگایا۔ جن کی سپوٹ امریکہ نے کی۔ جن کو اسلحہ اور خوراک امریکہ نے سپلائی کی۔ آج جب اپنا مطلب پورا ہو گیا۔ سپر پاور روس کے ٹکڑے ہو گئے۔ تو انہی مجاہدوں کو دہشت گرد قرار دے دیا اور اوپر سے ''شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار'' ٹائپ ہمارے حکمرانوں نے ان پر آگ وخار کی بارشیں برسائیں۔

آج جو کچھ انڈیا، مقبوضہ کشمیر میں، اسرائیل فلسطین میں، امریکی عراق وافغانستان میں کر رہا ہے وہی کچھ ہمارے آزاد ملک میں وانا کے اندر ہمارے حکمرانوں کے زیر سایہ ہو رہا ہے۔ معصوم بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے۔ جس طرح انڈیا عالمی ذرائع ابلاغ کو کشمیر جانے کی اجازت نہیں دے رہا ایسا ہی یہاں ہو رہا ہے۔

اخبارات کے مطابق سات افراد کے قتل پر جنوبی وزیرستان کی ایک مسجد میں فاتحہ خوانی کیلئے جمع ہونے والوں پر ہوائی حملے میں شدید بمباری کی گئی۔ ہم اسرائیل اور انڈیا کو کیوں برا کہیں ہمارے اپنے ملک کے اندر ہماری اپنی فوج جس کا ماٹو جہاد ہے نے مساجد اور نمازیوں کے خلاف جہاد کیا۔ مساجد کو شہید کیا۔ کلام مقدس کی توھین کی۔ بے گناہوں کو قتل کیا۔ اوپر سے ہمارے قابل وزیر داخلہ نے بی بی سی کو بیان دیا کہ یہ سب دہشت گرد تھے کیونکہ صبح سات آٹھ بجے کسی نماز کا وقت نہیں ہوتا۔ اور یہ لوگ دہشت گردی کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ تعزیت اور فاتحہ خوانی کو نماز سے گڈ مڈ کرنے کا یہ فارمولا وزیر داخلہ کی انتہائی قابلیت کا مظہر ہے۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہماری پاک فوج جس پر قوم کو آج تک فخر رہا ہے جس کے لئے قوم اپنے سینے اور آنکھیں بچھائی رکھتی ہے لیکن آج ناعاقبت اندیش حکمران امریکہ کی صرف ایک شاباش ''Good'' کے بدلے پاک فوج کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ اس امر سے بھی زیادہ تشویشناک پہلو یہ ہے کہ پاک فوج کے جانی نقصانات بہت زیادہ ہیں جسے ہمیشہ فوجی ترجمان چھپا جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کے اندر آئے روز جو دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں بجائے اسکے کہ اصل مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اسے وانا آپریشن کے ردعمل کا نام دیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام بے چینی، عدم تحفظ کا شکار ہے۔ عوام پر خوف و ہراس طاری ہے۔ ایک وہ بھی مسلمانوں کا محافظ حکمران تھا جسے دنیا امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

مدینہ کی گلیوں میں جا رہے تھے کسی دوسرے ملک کا سیاح آیا۔ اسے پتہ چلا کہ یہ مسلمانوں کے بادشاہ ہیں دوڑ کر پاس گیا پوچھا آپ امیر المومنین ہیں۔ مسلمانوں کے حکمران ہیں۔ آپ اکیلے ہی جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ حفاظتی دستہ نہیں۔ فرمایا میں تو خود مسلمانوں کا محافظ ہوں مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت میرے ذمے ہے۔ میں اپنے ساتھ محافظ رکھ لوں تو ان کی حفاظت کون کرے گا؟

کاش۔۔۔۔ آج ہمارے حکمران بھی حضرت عمرؓ کو یاد کرلیں۔ کاش۔۔۔۔ آج ہمیں بھی احساس تحفظ پیدا ہو جائے۔ کاش۔۔۔۔ آج ہم بھی دنیا میں عزت سے جی سکیں۔ کاش۔۔۔۔ ہمیں بھی حضرت عمرؓ جیسا محافظ میسر آجائے۔ کاش۔۔۔۔ آج مسلمانوں کو محمد بن قاسمؒ مل جائے جو ان کی عزتوں کا محافظ بن جائے۔ کاش۔۔ آج مسلمانوں کو محمود غزنویؒ مل جائے کاش۔۔ ہائے کاش۔ آج ہم کو صلاح الدین ایوبیؒ مل جائے۔ جو صلیبیوں کو للکار سکے۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ کاش۔۔ آج کوئی یوسف بن تاشفینؒ پیدا ہو جائے۔ جو خواب خرگوش میں محو، رقص و سرور کی مجالس برپا کرنے والے مسلمان حکمرانوں کی غیرت کو بیدار کر سکے۔

کاش۔۔۔۔ آج سلطان ٹیپوؒ جیسا بہادر مل جائے جو کہہ دے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔